Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۳۔محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۱۶۔وفا ۱۳۷۰ہش، ۱۶۔جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۸

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۵؍جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن نے بذریعہ فون مؤرخہ ۱۴؍جولائی ۱۹۹۱ء کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کی صحت سے متعلق حسب ذیل رپورٹ دی ہے:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کافی بہتر ہے۔"

یاد رہے کہ ۱۱؍جولائی کو امریکہ کے شہر کلیولینڈ میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے دل کی اینجیوگرافی ہوئی تھی۔ احباب کرام دُعا کریں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قولِ زُور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے، اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھالے، تو یہ امرِ دیگر ہے لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ (دین) سے دُور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہُوا کہ زبان کا زِیاں خطرناک ہے۔ اس لئے متّقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے مُنہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی، جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں، اور اناپ شناپ بولتے رہو۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۱)

"متّقی سچّی خوش حالی ایک جھونپڑی میں پاسکتا ہے، جو دُنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشّان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دُنیا زیادہ ملتی ہے، اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذّت دُنیادار کے حصّہ میں نہیں آتی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عُمدہ عُمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ اُس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۰)

○ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب لُو لگ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ مکرم مولوی صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

(اللہ بخش شاہد۔ ناظم وقفِ جدید)

○ امتحان سہ ماہی دوم ۱۹۹۱ء کے پرچے تمام مجالس کو ارسال کئے جاچکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں تو متعلقہ زعیم صاحب اپنی ضرورت سے مرکز کو آگاہ فرمائیں۔ پرچے دوبارہ بھجوا دیئے جائیں گے۔

یاد رہے کہ علم و فضل میں ترقی کے حامل اِن امتحانات میں تمام مجالس کی شرکت نمائندگی ضروری ہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

اتفاق کی نعمت حاصل ہوجائے تو ہر قسم کی بغاوت سے بچو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"اجتماع اتفاق اور اتحاد بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس کو ضائع کرنے والا تو آسانی سے کر دیتا ہے اور پھر چاہتا بھی ہے کہ دوبارہ ملے لیکن پھر یہ کہاں آسانی سے مل سکتی ہے اسی لئے ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ....

ترجمہ: اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور قریبی رشتہ دار کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی، ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ) اتفاق اتحاد اور امن کا حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور جب حاصل ہو جائے تو احسان اور عدل سے کام لینا چاہیئے اور بغی سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ فساد پڑے گا۔ لڑائی جھگڑے ہوں گے اور اتفاق جاتا رہیگا۔

کسی بزرگ نے مسلمانوں پر یہ بڑا احسان کیا ہے کہ اس نے اس آیت کو خطبہ میں ..... رکھ دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو یہ بات ایسی پسند آئی ہے کہ اس کی قبولیت کو پھیلا دیا ہے اور ہر جگہ پڑھی جاتی ہے اس آیت میں ایک لطیف اشارہ ہے اور وہ یہ کہ جمعہ پڑھنے کے لئے لوگوں کا آنا ایک اجتماع ہے اور لوگ اکٹھے ہوتے ہیں

اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں اجتماع اور اتفاق کی نعمت حاصل ہو جائے تو تمہیں ہر قسم کی بغاوت اور سرکشی سے بچنا چاہیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم میں پھوٹ پڑنا شروع ہو جائے اور تم کہیں کے کہیں جا پڑو۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک بغاوت اور سرکشی بہت ہی ناپسندیدہ چیز ہے۔ اتحاد کو توڑ دینا امن عامہ میں خلل ڈالنا۔ بہت ہی بڑی بات ہے یہ ہوتا تو آسان ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کا پھر حاصل کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے پھر اگر ساری دنیا کا مال و دولت بھی خرچ کر دیا جائے تو بھی کچھ نہیں بنتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہوتا ہے کہ امن قائم ہوتا ہے ہمارے ہاں ہی دیکھ لو کیسا امن ہوتا تھا۔ کیسا اتفاق تھا۔ لیکن کسی کو ایک اعلان کی ایسی ضرورت پڑی کہ سارا امن اور سارا اتحاد اس نے قربان کر دیا۔ اب اگر کوئی صلح کی آرزو کرے تو اسے کہاں میسّر ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا تھا اس وقت کیوں قدر نہ کی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴؍دسمبر ۱۹۱۴ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ـ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ـ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ وفا ۱۳۷۰ ہش — ۱۶ جولائی ۱۹۹۱ء

مینارۂ نور

کہتے ہیں دنیا کے چار کونے ہیں ـ چہار اطراف شاید اسی لئے کہا جاتا ہے مگر آج دنیا کے ہر کونے سے خدا کے پیارے بندے اپنے ایک پیارے سے ملنے کیلئے رختِ سفر باندھ رہے ہیں ـ افریقہ کے مغربی مشرقی اور وسطی علاقے ہوں یا آسٹریلیا اور فجی کے جزائر، کینیڈا کے برف پوش خطے ہوں یا امریکہ اور یورپ کے جدید تہذیب یافتہ علاقے اور یا جنوبی ایشیا کے میدانی علاقوں میں مون سون کی زد میں آئے ہوئے میدان ـ ہر علاقے اور ہر منظر سے چند منتخب لوگ دل میں اپنے رب کا پیار دبائے تیاریوں میں منہمک ہیں ـ ان کو ایک ہی چہرے کی لگن ہے ایک ہی نظارے کی تمنا ہے اور ایک ہی آواز ہے جس کو سننے کیلئے یہ ہمہ تن گوش بنے وقت گذرنے کے منتظر ہیں ـ

یہ سکون اور محبت پانے جا رہے ہیں ـ یہ وہ اطمینان پانے جا رہے ہیں جو اللہ کے ذکر سے ملتا ہے ـ اللہ والوں کی محفلوں میں ملتا ہے ـ اللہ کے پیاروں کے قرب میں ملتا ہے ـ گھُور اندھیروں میں سر ٹکراتی چیختی دیوانی دنیا کے دیوانہ پن سے محفوظ یہ تمام لوگ روشنی اور حُسن کے اس منبع کی طرف جا رہے ہیں جسکی سنہری روپہلی کرنیں تاریکیوں کا سینہ چیر کر رکھ دیتی ہیں ـ جب سمندروں میں شدید طوفان آتے ہیں اور پہاڑوں جیسی بلند موجیں دیو قامت جہازوں کو تنکوں کی طرح الٹ پلٹ کر رکھ دیتی ہیں ایسے وقت میں جب سمندر کے اندر چھپی ہوئی نوکیلی اور فولاد سے زیادہ سخت چٹانوں سے ٹکرا جانے کا خوف بھی ہو تو اندھیرے میں چمکتا ہُوا ایک لائٹ ہاؤس امید کا سورج بن جاتا ہے ـ جس کی طرف سے یہ جاں بخش اور امید افزا پیغام ملتا ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے : ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

ایسے میں جدید دنیا کی ہولناکیوں، گناہوں، سرکشیوں اور بغاوتوں سے پریشان انسان اس آواز پر لبیک کہنے میں ہی اپنی نجات سمجھتا ہے ـ

یہی حال اس لائٹ ہاؤس کا ہے جو لندن کی ایک گلی میں نصب ہے ـ جسکی کرنیں یورپ، افریقہ، آسٹریلیا اور امریکہ کے برّاعظموں تک روشنی اور ٹھنڈک پہنچاتی ہیں اور پیاسے ہر سال ایک مقررہ وقت کی انتظار میں رہتے ہیں اور وقتِ مقررہ پر اس مینارۂ نور تک پہنچتے ہیں اور اپنے من کی مراد پاتے ہیں ـ انکے دلوں کی دُکھن انکی روحوں کی تلاش سکون اور اطمینان پا جاتی ہے ـ اس مینارۂ نور کی ضیاء پاش کرنیں دلوں کے پاتال تک پہنچ کر انہیں اپنے مولا کے آگے سجدہ ریز کر دیتی ہیں ـ اور پھر وہ ہوتے ہیں اور مولا کے آگے اشکوں کے نذرانے پیش کرنے کی بے قراری ـ وہ جس کی اقتداء میں مولا کریم کے آگے جھکتے ہیں اس کی ایک آواز، اسکی دلرُبا قرأت، اس کی ساحرانہ حلاوت دلوں کو نیم بسمل بنا دیتی ہے اور خدا کے پیار کا بھرپور اور محبت بھرا پیارا ہاتھ ہر سر پہ ہوتا ہے ـ ہر رخسار کو تھپتھپاتا ہے ـ ہر آنسو کو اپنے ہاتھ سے پونچھتا ہے ـ

یہ ہے زندگی ـ حقیقی زندگی ـ یہ ہے مقصدِ پیدائش ـ مولا کی عبادت میں گم ہو جانا. اس سمندر میں ڈوب کر گوہرِ مراد پا جانا ـ اس کیلئے اس محبوب کا ہاتھ تھامنا ضروری ہے جو مغرب کے ظلمت کدے میں بیٹھا، مینارۂ نور بن کر اپنی روشنی چارسُو پھیلا رہا ہے ـ یہ روشنی سب کو مبارک ہو ـ انکو بھی جو دور ہیں اور ان کو بھی جو مصافحے اور معانقے کی لذت پائیں گے ـ اور سال بھر مطمئن اور پُرسکون رہیں گے ـ

داورِ حشر دیکھ اپنا مقام
دے سخاوت کو اپنی، اجر کا نام
نیکیوں کیلئے سبُو کے سبُو
اور ہر اک گناہ کا اک جام!

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساس تک نہ مجھکو ہُوا سوچتا ہوں مَیں
گزرے ہیں روز و شب کہ گزر تا رہا ہوں مَیں

ہر لحظہ کائنات جو پہلے تھی پھر نہیں
ہر لحظہ ایک منظرِ نَو دیکھتا ہوں مَیں

تا منزلِ وصال تھا صدیوں کا فاصلہ
اِک آہ میں یہ فاصلہ طے کر گیا ہوں مَیں

مجھکو سرورِ عشق کے وجدان کی قسم
مَیں تیرے نُور سے ہوں اگرچہ جُدا ہوں مَیں

مت کہہ خدائے زندہ کو ذوقِ سخن نہیں
پَرتَو ہے اُس کے نُطق کا جو بولتا ہوں مَیں

نظمِ حیات شعرِ وجود اُس کے شاہکار
یہ شاہکار دیکھ کے بس جھُومتا ہوں مَیں

فردوس کیا ہے حُسن کا عرفانِ نَو بہ نَو
عرفانِ نَو بہ نَو کے لئے آئینہ ہوں مَیں

کیا میری انتہا ہے مجھے بھی خبر نہیں
اتنا شعور ہے کہ ابھی ابتدا ہوں مَیں

معصوم حُسن ہے مرے لمسِ وجود سے
پھُولوں کے درمیان مثالِ صبا ہوں مَیں

چلتا گیا ہوں نُور کے ذوقِ سراغ میں
مہر و مہ و نجوم سے بڑھتا گیا ہوں مَیں

اعجازؔ ان صفات کے باوصف کیا ہوں مَیں
کچھ بھی نہیں ہوں خاکِ رہِ دلرُبا ہوں مَیں

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح فضلِ عمر

کس نے کیا کہا؟

پادری عمادالدین صاحب جو کبھی اجمیر شریف کی جامع مسجد کے خطیب ہوا کرتے تھے۔ اسلام سے انحراف کر کے عیسائی ہو گئے۔ اور اسلام کے خلاف اس درجہ ان کا بغض بڑھا۔ کہ بعد کی ساری زندگی اسلام کے خلاف جدوجہد کے لئے وقف ہو گئی۔ اور عیسائیت کے صف اوّل کے مجاہدین میں ان کا شمار ہونے لگا۔ غیر مذاہب پر عیسائیت کی پے درپے فتوحات کے نتیجہ میں عیسائی پادریوں کا فاتحانہ اندازِ فکر ان کی حسب ذیل تحریر کے لفظ لفظ سے عیاں ہے۔

"۱۸۰۰ء میں جب ولیم کیری صاحب نے آ کے ملکِ بنگال کے ایک حصہ میں کام شروع کیا اس وقت سے بہت آہستہ آہستہ مسیحی دین کا چرچا تمام ملک ہندوستان میں پھیلا ہے۔ اور پنجاب میں قریب ۴۵ برس سے خدا کا دین آیا ہے۔ جس وقت کیری صاحب آئے اس وقت ملک کی ایسی حالت تھی کہ کوئی دنیاوی سمجھ کا آدمی نہ کہہ سکتا تھا کہ مسیح کا دین اس ملک میں پھیلے گا۔ کیونکہ اس وقت کے محمدی اور ہندو اپنے اپنے مذاہب میں بڑے مضبوط اور سرگرم اور تعصب و سختی و ناواقفی سے بھرپور ہو کے ہوا سے باتیں کرتے تھے۔ ہاں، اس وقت کیری صاحب کا مسیحی ایمان گواہی دیتا تھا کہ خدا کا دین اس ملک کو بھی ضرور فتح کرے گا جیسا کہ وہ پیچھے سے فتح مند ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح اب ہم مسیحی بھی خدا پر یقین اور بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ کسی وقت یہ ملک بھی انگلستان کی مانند ہونے والا ہے ہمارے مخالف ہندو اور مسلمان اور دیانندی نیچری وغیرہ اگرچہ کیسا ہی زور دکھلادیں اور زبان درازیاں کریں۔ وقت چلا آتا ہے کہ پتہ ندارد ہونگے صرف مسیحی یہاں دیندار ہوگی یا شرارت نفسانی کے لوگ ملیں گے۔ کیونکہ ملک ملک نے اب ایسی حالت کی طرف رخ کر لیا ہے۔ اور پیچھے یونہی ہوتا آیا ہے۔ اور تعلیمات کے نتائج یہی ہونگے۔"

(خط شکاگو مرقومہ پادری عمادالدین ۸۔ فروری ۱۸۹۳ء مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر ۱۸۹۳ء)

ہندوستان میں جو عیسائیت کو کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر چارلس ایچیسن کی ایک تقریر میں پائی جاتی ہے۔ جو انہوں نے ۱۸۸۸ء میں کی تھی۔ انہوں نے کہا

"بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف توجہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا یہ سن کر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس عظیم الشان امر کا سبب کہ ہر جگہ عیسائیوں کی جماعت ایسی تیز رفتاری سے پھیل رہی ہے کہ جتنی قرون اولیٰ کے بعد کبھی نہیں پھیلی۔ میں اور آپ اس کا حقیقی سبب جانتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ خداوند کی روح حرکت میں ہے، پہلے کی طرح اب بھی خداوند اپنے نام کو عظمت دے رہا ہے۔ اور وہ ہمارے چرچ کو ان لوگوں سے وسعت دے رہا ہے۔ جو نجات پا رہے ہیں۔ انجیل کے پیغام کی قدیم طاقت ابھی تک موجود ہے۔ اب بھی رسولوں کے زمانہ کی طرح خدا کا کلام زبردست نشوونما کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اس کا غلبہ ہو رہا ہے۔"

(دی مشنز: مصنفہ آر. کلارک مطبوعہ لنڈن۔ ص ۲۳۴)

امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر جون ہنری بیروز کو ہندوستان بلوایا گیا۔ وہ انگریزی زبان کے بڑے فصیح البیان مقرر تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۷ء میں برصغیر کا طوفانی دورہ کر کے جگہ جگہ لیکچر دیئے اور ان لیکچروں میں عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا وہ ڈھنڈورا پیٹا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ انہوں نے اپنے ایک لیکچر میں عیسائیت کے غلبہ و استیلا کا ذکر کرتے ہوئے بڑے طمطراق سے اعلان کیا

"آسمانی بادشاہت پورے کرہ ارض پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت، علم و فضل، صنعت و حرفت اور تمام تر تجارت اُن اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی ابوّت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتی ہیں۔"

(بیروز لیکچرز ص ۱۹)

اس لیکچر میں آگے چل کر انہوں نے ایک برطانوی ادیب کے حوالہ سے عیسائیت کے غلبہ و استیلاء کا نقشہ نہایت درجہ فخریہ انداز اور تعلّی آمیز الفاظ میں کھینچتے ہوئے کہا

"دنیائے عیسائیت کا عروج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ ایسا درجہ عروج اسے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔ ہماری ملکہ عالیہ (ملکہ وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے احتراماً جھکتی اور خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔"

"یا پھر گاڈز کے گرجا میں جا کر نظر دوڑاؤ اور دیکھو کہ وہ سیاسی مدبر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے۔ جب یسوع مسیح کے نام پر دعا کرتا ہے۔ تو کیسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکاتا ہے۔"

"دیکھو جرمنی کے نوجوان قیصر کو جب وہ خود اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض سرانجام دیتا اور یسوع مسیح کے مذہب یعنی دین عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ مشرقی انداز پر ماسکو کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ میں زار روس کو دیکھو کہ تاج پوشی کے وقت ابن آدم کے طشت میں رکھ کر اسے تاج پیش کیا جاتا ہے۔ یا پھر مغربی جمہوریت (امریکہ) کے ایک صدر کے بعد دوسرے صدر کو دیکھو جو ان میں سے ہر ایک عبادت کے نسبتاً سادہ لیکن عمیق اسلوب میں ہمارے خداوند کے ساتھ اپنی وفاداری اور تابعداری کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے۔"

"امریکی، برطانوی، جرمن اور روسی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم سب کے زیر نگیں علاقے مل کر ایک ایسی وسیع و عریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے کہ جس کے آگے ازمنہ قدیم کی بڑی سے بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے۔"

(بیروز لیکچرز)

عیسائی سلطنت کے دبدبہ و حکومت اور ان میں عیسائیت کے غلبہ و استیلاء کا نہایت پرشکوہ الفاظ میں نقشہ کھینچنے کے بعد ڈاکٹر بیروز نے خاص اسلامی ملکوں میں بھی عیسائیت کی روزافزوں ترقی کا بڑے فاتحانہ انداز میں ذکر کیا اور کہا۔

"اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روزافزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر جلوہ فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال اس آنے والے انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ جب قاہرہ، دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے، حتیٰ کہ صلیب کی جھنکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعے مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی اور بالآخر وہاں صداقت کی منادی کی جائے گی۔ کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ خود حقیقی اور واحد خدا کو اور یسوع مسیح کو جانیں جس کو تو نے بھیجا ہے۔"

(بیروز ص ۱۱ سے ص ۱۴)

کبھی خوش اور کبھی ناخوش ہے انساں
سدا رہتے نہیں حالات یکساں

وہی بندے پسندیدہ ہیں جو ہیں
بھلائی کے لئے خلقت کی کوشاں

وہی ہستی عبادت کے ہے لائق
کہیں رحمان جس کو یا کہ یزداں

نبی ہیں لائقِ تعظیم سارے
محمدؐ ہیں سبھی نبیوں میں ذی شاں

فوائد دین و دنیا کے ہیں حاصل
سبھی کچھ پالیا پایا جو قرآں

خدا جانے کہ کب آئے بلاوا
الٰہی بخش دے بسملؔ کے عصیاں

فضل الرحمٰن بسملؔ

تصحیح

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں صد سالہ جوبلی مرکزی امتحانات میں انعام حاصل کرنے والے خدام و اطفال کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس اعلان میں غلطی سے خدام میں دوم انعام لینے والے خادم مکرم منور اللہ قمر صاحب کا نام منصور احمد قمر صاحب لکھا گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں ـــ خالدہ ارشاد بنت ملک ارشاد الحق خان

محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل حق خان صاحب

خدا تعالیٰ سے محبت

محترمہ دادی جان کا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ اکثر اوقات آپ کمرے کا دروازہ بند کر کے بہت دیر تک دعائیں کرتی رہتیں اور ہر وقت ان کی زبان پر ذکر الٰہی رہتا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھتیں۔ آنحضرت ﷺ سے ان کو بہت محبت تھی۔ تکالیف کے وقت صرف خدا کو یاد کرتیں اور اُسی کی رضا پر راضی رہتیں۔ جب تک صحت نے ساتھ دیا قرآن شریف کی تلاوت باقاعدگی سے کرتیں۔ نماز آخری وقت تک ادا کی۔

۲۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت

امام وقت سے والہانہ محبت رکھتیں۔ جب بھی کوئی تکلیف ہوتی یا پریشانی ہوتی خاکسارہ کو کہتیں کہ فوراً امام وقت کو خط لکھ دو۔ خط لکھوا کر مطمئن ہو جاتیں۔ امام وقت اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت دعائیں کرتیں۔ آپ فدائی احمدی تھیں۔ اسی بنا پر خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ان کا بے حد تعلق تھا۔ پیارے امام کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور ہر حکم پر لبیک کہتیں۔ امام وقت سے ان کی والہانہ محبت کا انداز ہی نرالا تھا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لے گئے تو کئی دن تک غمگین رہیں اور ہمیشہ ملاقات کے لئے بے چین رہتیں۔

۳۔ جماعت کے چندہ جات کی طرف خاص توجہ۔

محترمہ دادی جان چندہ دینے میں جلدی کرتیں۔ ہر تحریک میں حصہ لیتیں۔ جماعتی چندوں اور صدقہ خیرات اور ہر مد میں حصہ ضرور لیتیں۔ دادی جان خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور آپ نے اپنی زندگی میں ہی وصیت کا آدھے سے زیادہ حصہ ادا کر دیا تھا مرکزی تحریک ہو یا مقامی تحریک حسب توفیق حصہ ضرور لیتیں۔

۴۔ مہمان نوازی میں لذت

مہمانوں کی خاطر مدارت کر کے بہت خوشی محسوس کرتیں۔ آپ میں مہمان نوازی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک سے خلوص اور محبت سے ملتیں۔ مہمان نوازی ان کا اعلیٰ وصف تھا۔ سب عزیز و اقارب کے گھر آنے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتیں اور اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر ان کی خاطر مدارت کرتیں۔ اپنے پرائے میں امتیاز ہرگز نہ کرتیں بلکہ سب سے ایک جیسا سلوک کرتیں خاص طور سے غریبوں سے انہیں بہت محبت تھی۔ دل کی بہت غنی تھیں۔

۵۔ جماعتی کاموں میں خوشی

جماعتی کاموں میں حصہ لیتیں اور کام کر کے خوشی محسوس کرتیں۔ اجلاسوں میں باقاعدگی سے جاتیں۔ جماعتی کاموں سے ہرگز نہ گھبراتی بلکہ بہت خوش اسلوبی سے سارے کام انجام دیتیں۔ خدمت دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔ اور خدمت دین کرنے والوں سے بہت محبت کا جذبہ رکھتیں۔

۶۔ احمدی ہونے پر فخر محسوس کرتیں

محترمہ دادی جان بہت فخر محسوس کرتیں کہ ہم احمدی ہیں۔ اور ساری زندگی آپ نے کبھی بھی اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرنے سے گریز نہیں کیا۔

۷۔ عدل و انصاف کی صفت

میری دادی جان کی دو اولادیں تھیں۔ میرے والد محترم ملک ارشاد الحق صاحب ان کی پہلی اولاد ہیں۔ جب میرے دادا جان کا ترکہ تقسیم ہوا تو میری دادی جان نے پہلی اولاد (لڑکیوں کو) ان کے گھر جا کر ان کا حصہ دیا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں نے یہ کام محض خدا کے فضل سے کیا (اور امام وقت کی دعاؤں سے) پہلی اولادیں اور اپنی اولادیں میں کبھی فرق نہیں کیا۔ پہلی اولاد ہمیشہ یہ سمجھتی رہی کہ وہ ہم سے زیادہ محبت کرتی ہیں۔

۸۔ روزنامہ الفضل سے لگاؤ

روزنامہ الفضل سے لگاؤ کا ثبوت یہ ہے کہ اپنے خاوند مکرم ملک فضل حق خاں صاحب (-----) کے نام سے الفضل جاری کروایا ہوا تھا اور الفضل کو بہت توجہ سے پڑھتی رہیں۔

۹۔ غرباء سے ہمدردی

ان کے گھر غریب عورتوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ وفات کے بعد وہ عورتیں بہت دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھیں۔ آپ کو غرباء سے بہت محبت تھی اور غرباء کو بھی آپ سے محبت تھی۔ صدقہ و خیرات دل کھول کر کرتیں۔

۱۰۔ بچوں سے پیار

اکرام اولاد کا عملی نمونہ میں نے آپ کی ذات میں دیکھا۔ اور تکریم کا یہ سلوک نہ صرف اپنے بچوں کے ساتھ بلکہ اوروں کے بچوں کے ساتھ بھی روا رکھتیں۔ کسی کی ذرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتیں۔ جب بھی ان کے گھر ہم بچے جاتے تو کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں کبھی کوئی فروٹ، کبھی کوئی چیز ضرور دیتیں۔ بچوں سے انہیں بے حد محبت تھی حتیٰ کہ کوئی اپنے بچوں کو مارتا تو کہتیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ "بچوں کو مارنا شرک ہے" امتحان میں کامیاب ہم ہوتے۔ لیکن مٹھائی دادی جان ہمارے گھر بھیجتیں۔

۱۱۔ خاوند سے محبت

۴۷ سالہ ازدواجی زندگی میں اپنے خاوند کی جس وفاداری سے خدمت کی وہ قابل رشک ہے۔ اپنے خاوند کی بیماری میں تیمارداری میں کمال کر دیا اور وفات پر بھی صبر کا نمونہ دکھایا۔ انہوں نے اپنے خاوند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیکی، تقویٰ، صبر شکر، اور ایثار کے نہایت اعلیٰ نمونہ پر بے نفس زندگی بسر کی۔

اپنی یادگار چھ ۶ بیٹے، چار ۴ بیٹیاں آٹھ ۸ پوتیاں، پانچ ۵ پوتے، نو ۹ نواسیاں نو ۹ نواسے چھوڑے۔

خاوند سے محبت کا ثبوت خاوند کی وفات کے بعد بیمار رہنے لگیں۔ بڑی بڑی بیماریاں آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کی وجہ سے صحت یاب ہو جاتیں آخر وقت مقدر آ پہنچا خاوند کی وفات سے تقریباً ۹ سال اور دو ماہ بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

راغب ضیاء الحق

محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ

محترمہ دادی جان جماعت کی فدائی قدرت ثانیہ سے والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والی تھیں۔ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ اس دوران نہایت پیچیدہ امراض میں مبتلا رہیں۔ لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا محترمہ دادی جان نہایت اعلیٰ صفات کی مالک تھیں۔ نہایت خلیق۔ خوش گفتار بڑی حلیم الطبع اور صابر و شاکر تھیں۔

باوجود ان پڑھ ہونے کے آپ نے اپنی اولاد کی بڑے عمدہ پیرائے میں تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمت دین پر کمربستہ اولاد سے نوازا۔ آپ کے چاروں بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ اور اس وقت اپنے اپنے دائرہ عمل میں خدمت میں مصروف ہیں۔ محترمہ دادی جان بہت دعاگو تھیں۔ ہر وقت چلتے پھرتے دعاؤں میں مصروف رہتیں۔

؎ تا حشر تیرے سائے کو ترسیں گی نگاہیں
یوں تجھ سے بچھڑنے کا نہ تھا وہم و گمان بھی

حسب توفیق جماعتی تحریکات میں حصہ لیا۔ اپنوں اور غیروں سے ہمیشہ پیار و محبت کا سلوک کیا۔ کوئی بھی آپ سے کسی کام کا مشورہ طلب کرتا تو آپ اپنی رائے سے بڑے عمدہ پیرائے میں نوازتیں۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے دعا ضرور کرتیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند رہیں۔ جب تک نظر قائم رہی قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہیں تہجد اور نوافل بھی حسب توفیق ادا کرتیں۔ کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ ۱۹۴۷ء میں جب ہجرت کرنا پڑی تو ان حالات کو ہمارے لئے بطور سبق کے بہت اچھے انداز میں سناتیں تاکہ ہم بچوں کو یاد رہے کہ ہمارا ملک بننے میں کیا کیا مصائب برداشت کرنے پڑے۔ الغرض میری دادی جان بہت ہی صفات کی مالکہ تھیں آخر میں تمام افراد جماعت سے محترمہ دادی جان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: ص ۲ سے آگے

کیا ایسا یا اس سے ملتی جلتی کوئی بات ہم نہیں کر سکتے۔ یہ عادت بنانے کی بات ہے وقت تو لگے گا۔ لیکن ایک دفعہ یہ عادت پڑ جائے اور یہ انتظام ہو جائے ... خیال میں کوئی ایسی مشکل بات ...ں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

اللہ تعالیٰ کے قانون میں ہمیں یہ بات نظر آتی ہے کہ جو چیزیں اپنی ضرورت کے زمانہ تک چلتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں تناسل کا سلسلہ جاری نہیں ہوتا مثلاً سورج ہے۔ جب تک سورج چلے گا یہ دنیا بھی اس کے ساتھ چلے گی۔ جب سورج فنا ہو جائے گا تو اس کے اردگرد کے جو کرے ہیں وہ بھی فنا ہو جائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورج کے لئے تناسل کا سلسلہ جاری نہیں کیا۔ تناسل کا سلسلہ جاری کرنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اس چیز کا قائم مقام پیدا ہو۔ اور سورج کے قائم مقام کی چونکہ ضرورت نہیں اس نے اپنے مقصد تک اپنے آپ کو لے جانا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے سلسلہ تناسل جاری نہیں کیا جب وہ فنا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کا اور سورج پیدا کر دے گا۔ اس سورج میں سے اور سورج نکالنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح پہاڑ ہیں۔ جو پہاڑ اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں وہی چلے جاتے ہیں۔ کبھی کوئی یہ نہیں کہتا کہ آج ہمالیہ نے بچہ دیا ہے۔ یا آج ہمالیہ مرگیا۔ آج فلاں چٹان نے بچہ دیا۔ یا آج فلاں چٹان مرگئی۔ آج لوہا دنیا میں مرگیا۔ یا آج لوہے کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس لئے کہ جب تک لوہے کی ضرورت ہے وہی لوہا دنیا میں کام آتا رہے گا۔ اس لئے ان چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ تناسل جاری نہیں کیا۔ مگر وہ چیزیں جو اپنے قومی مقصد و مدعا کے حصول سے پہلے ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے تناسل کا سلسلہ جاری کیا ہے جب تک دنیا ہے اور انسان اس میں آباد ہیں۔ سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے گھوڑوں کی ضرورت ہے خچروں اور گدھوں کی ضرورت ہے مگر یہ چیزیں مرتی ہیں۔ گھوڑے مر جاتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اور گھوڑے پیدا کر دیتا ہے۔ خچریں مرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور خچریں پیدا کر دیتا ہے۔ گدھے مرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور گدھے پیدا کر دیتا ہے ان کے لئے سلسلہ تناسل جاری ہے۔ یہی حال انسان کا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہ مقصد کسی خاص انسان کے ساتھ وابستہ نہیں۔ کوئی ایک انسان نہیں جس کے ساتھ انسانی پیدائش کی غرض پوری ہو جاتی ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا ایک لمبا سلسلہ جاری کیا ہے تاکہ جب تک اس مقصد کی تکمیل کا وقت آئے انسان دنیا میں موجود رہے اور خدا تعالیٰ سے ملنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے مگر چونکہ انسان مرتے ہیں اس لئے ان میں سلسلۂ تناسل جاری کیا گیا ہے۔ ایک انسان مرتا ہے تو اس کے پیچھے دو۔ تین چار یا پانچ یا کم و بیش بچے اس کے قائم مقام موجود ہوتے ہیں۔ تو جہاں تک جسمانیات کا تعلق ہے انسان میں تناسل کا سلسلہ موجود ہے۔

اس کے مقابلہ میں روحانی حالت ہے اس کے لئے بھی تناسل کا سلسلہ ضروری ہے کیونکہ جب تک تناسل کا سلسلہ جاری نہ ہو ایک نسل کے بعد پھر کفر و بدعت دنیا میں پھیل جائے جس طرح جسمانی لحاظ سے سلسلہ تناسل ضروری ہے اسی طرح روحانی لحاظ سے بھی ضروری ہے۔ جس طرح جسمانی نسل چلانے کے لئے مرد و عورت باہم ملتے ہیں اور بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانی نسل کے لئے مامور اور مرید یا معلم اور متعلم کا ملنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نبی آتا ہے اور اس کی امت کے لوگ اس کے ساتھ ملتے ہیں۔ اس کے حسن کو اپنے دلوں پر نقش کر لیتے ہیں اور اس کی تعلیمات کو سیکھتے ہیں اور جس طرح جب ایک انسان فوت ہوتا ہے تو اس کا حسن اس کے بعد بھی اس کی اولاد میں موجود ہوتا ہے۔ نبی اور مامور کے بعد اس کے متبعین میں اس کا حسن منتقل ہو جاتا ہے جس طرح ایک انسان کی وفات کے بعد اس کی جسمانیت اس کی اولاد میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نبی اور مامور کی وفات کے بعد اس کا نور اور اس کی روحانیت اس کے متبعین میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی اولاد ایسی نہیں جو رجولیت سے محروم ہو تو وہ پھر آگے ایسے لوگ جنتی ہے جن میں اس کا اثر موجود ہوتا ہے اور پھر وہ آگے اس سلسلہ کو چلاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ زمانہ آ جاتا ہے۔ جب روحانی نسل روحانی طور پر بانجھ اور نامرد پیدا ہوتی ہے اور نسل بند ہو جاتی ہے۔ مگر چونکہ جسمانی نسل نہیں ہوتی اور سلسلہ تناسل جاری ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایک نیا روحانی آدم پیدا کرتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس نئے آدم کے پیدا کئے جانے سے پچھلی امت کی ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں ہرگز نہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ نیا آدم جو پیدا ہو گیا اس لئے ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی۔ خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ اگر میں نے نیا آدم پیدا کیا تو اس لئے کہ تمہاری وجہ سے روحانی سلسلہ بند ہو گیا۔ اور اس سلسلہ کو بند کرنے کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی لعنت کے نیچے آ جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کسی کے بچہ کو مار دے اور کہے کہ کیا ہوا مار دیا۔ ماں باپ ابھی زندہ ہیں اور بچہ پیدا کر سکتے ہیں تو کیا اس کے ماں باپ اس کو چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یہ جواب دے گا کہ میں نے نیا آدم تو اس مجبوری کی وجہ سے پیدا کیا کہ پہلا سلسلہ تم نے بند کر دیا۔ اگر تم اسے جاری رکھتے تو نیا آدم پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تو روحانی نسل کا جاری رکھنا بلکہ آئندہ نسل کو پہلی سے بہتر بنانے کی کوشش کرنا نہایت ضروری ہے۔

تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے مگر یہ عظیم الشان کام اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن اور رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ دنیا میں ہمیشہ یہی طریق ہوتا ہے کہ پہلے اندرونی کمروں کی صفائی کی جاتی ہے پھر بیرونی کمروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ پھر صحن کی صفائی کی جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی شخص ڈیوڑھی یا باہر کی گلی کو تو صاف کرنے لگ جائے اور اس کے اندرونی کمروں میں گند بھرا ہوا ہو۔ ہمیشہ بیرونی صفائی سے پہلے اندرونی صفائی کی جاتی ہے باہر کی سڑکوں اور گلیوں اور صحن وغیرہ کو صاف کرنے سے پہلے اندرونی کمروں کی غلاظت اور گند کو دور کیا جاتا ہے۔ اسکے بعد بیرونی کمروں کی صفائی کا وقت آتا ہے پھر صحن کی صفائی کی طرف توجہ کی جاتی ہے پھر گلی کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جب تمام ان مراحل کو طے کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ میونسپل کمیٹی کی شکل میں سارے شہر کی صفائی کا اہتمام کریں۔ پھر اس سے ترقی کر کے اللہ تعالیٰ بعض اور لوگوں کو یہ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ ایک حکومت کی شکل میں سارے ملک میں صفائی کا انتظام کریں۔ بہرحال یہ تدریج ضروری ہے اور بغیر جماعتی تنظیم اور اصلاح کو مکمل کرنے کے ہم ساری دنیا کی طرف توجہ نہیں کر سکتے۔ جب ہم اپنی اصلاح کو مکمل کر لیں۔ جب ہم اپنے داخلی نظام کو مکمل کر لیں گے۔ جب ہم تمام جماعت کے افراد کو ایک نظام میں منسلک کر لیں گے تو اس کے بعد ہم بیرونی دنیا کی اصلاح کی طرف کامل طور پر توجہ کر سکیں گے۔ اس اندرونی اصلاح اور تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ تین جماعتیں قائم کی ہیں۔ اور یہ تینوں اپنے اس مقصد میں جو ان کے قیام کا اصل باعث ہے اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جب انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اس اصل کو مدنظر رکھیں۔

تحریک جدید

اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش کس قدر زیادہ ہو روزہ نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔ اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے تو پھر بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکو ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اسے دین کے واسطے قربانی کے لئے جمع کیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون۔ سین

"نجات دلاؤ یا غلام بناؤ"

فوکس آن کرسچین مسلم ریلیشنز۔ جو اسلامک فاؤنڈیشن یو۔کے سے شائع ہوتا ہے کے فروری ۱۹۹۱ء کے شمارے میں افریقہ کے عنوان کے تحت درج ذیل خبر شائع ہوئی ہے "نجات دلاؤ یا غلام بناؤ" افریقہ میں عیسائیت کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ کیا عیسائیت افریقہ میں نجات دلانے یا غلام بنانے کے لئے آئی ہے۔ یہ وہ سوال جو باوجود اس کے کہ عیسائیت کی تبلیغ کی ایک زبردست لہر آئی ہوئی ہے مشرقی اور جنوبی افریقہ کی عیسائی تنظیمیں پوچھ رہی ہیں۔ ایکومینیکل ڈاکومنٹیشن اور انفارمیشن سنٹر مشرق اور جنوبی افریقہ۔ ای۔ ڈی۔ آئی۔ سی۔ ای۔ ایس۔ اے۔ جس کا صدر مقام ہرارے زمبابوے میں ہے کے ممبر ممالک نے حال ہی میں ایک دستاویز شائع کی ہے جو ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے جس کا عنوان ہے "عیسائیت نجات دلانے کے لئے یا غلام بنانے کے لئے" اور اس میں بیان یہ کیا گیا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ کی موجودہ لہر زیادہ زور شور سے کام نہیں کر رہی۔ یہ سوشلزم کے خلاف ہے اور یہودی ازم کی حمایت میں اور زیادہ تر تبلیغ اس بات کی کی جاتی ہے کہ روپیہ کماؤ اور فائدہ حاصل کرو۔ اس کی بعض باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ "نجات دلاؤ یا غلام بناؤ" دستاویز پہلے کئی ورکشاپ منعقد کئے جانے کے بعد معرض وجود میں آئی ہے اس سے اس علاقے میں دست راست کی عیسائیت کا اثر نمایاں ہے اور بیان یہ کیا گیا ہے کہ دست راست کی عیسائیت کی تعلیمات کے امتیازات کیا ہیں۔ اس کی اشاعت نتیجہ ہے ایک تحقیقاتی پراجیکٹ کا جس کا مطلب یہ تھا کہ انجیل سے منسوب کردہ پیراگراف جن کا تعلق پیدائش ثانی یا نجات یافتہ سے تھا اور جو ایک نظریہ کی حیثیت سے قبول کیا جا رہا ہے۔ جن ملکوں کو اس نے متاثر کیا ہے۔ ان میں کینیا، تنزانیہ، گیمبیا، ملاوی، موزمبیق، بوٹسوانا، لیسوتھو، سوازی لینڈ، انگولا، نمیبیا اور جنوبی افریقہ ہیں۔ یہ تمام ایسے ممالک ہیں جنہوں نے جنوبی افریقہ میں سیاہ فام لوگوں کی آزادی کے لئے صف اول کا کام کیا ہے اور جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کی پالیسی کے مخالف ہیں۔ حالانکہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں سے عیسائیت کی تبلیغ کو اچھالا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر پال گفورڈ (GIFFORD) جو مذہبی سکالر ہیں اور جن سے اس دستاویز کی ترتیب کا کام لیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ دست راست کی عیسائیت کا زیادہ تر تعلق امریکہ سے ہے۔ وہاں اپنا صدر مقام قائم کر کے انہوں نے جنوبی افریقہ میں اپنی کارکردگی کا اظہار کیا ہے۔ یہیں سے ایسی عیسائیت شمال کی طرف پھیلی ہے جو سرکاری اقتدار کو مضبوط بناتی ہے۔ جہاں تک کمزور قسم کی کارکردگی کا تعلق ہے دستاویز کہتی ہے کہ دست راست عیسائیت اس بات پر زور دیتی ہے کہ دنیا بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق ختم ہو جائے گی اور یہ پیشگوئیاں دنیا کے ہر حصے میں اب وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ ایک مثال اسرائیل کی دیتے ہیں جو ۱۹۴۸ء میں وقوع پذیر ہوا تھا (حزقیل ۳۶:۲۴) کا حوالہ دیتے ہیں۔ گوربا چوف نے جو امن تجاویز پیش کی ہیں، انہیں I تھیس (۵:۳) کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ ورلڈ کونسل آف چرچز کا قیام ریویلیشن (۱۳:۸) کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اور حالیہ بیماری ایڈز جیسے (ایوب ۳۶:۱۴) کا ظہور سمجھا جاتا ہے۔ اس قسم کی بائبل کی غلط ترجمانی اس دستاویز کے مطابق لوگوں میں کام کرنے کے جذبے کو ختم کرتی ہے۔ اور غریب لوگوں کو اپنی حالت پر مطمئن رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ حالانکہ ان علاقوں میں اور دیگر ترقی پذیر علاقوں میں غریب ہی زیادہ ہیں۔ یہ بین المملکتی اقتصادی حالات کی طرف بلانے کی بجائے اور اسی طرح افریقہ کی سیاسی صورت حالات پیش کرنے کی بجائے یہ بھی کہتی ہے کہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی ناانصافیوں کی طرف توجہ دینا عیسائیت کی روح کے خلاف ہے۔ کہتے ہیں کہ اس قسم کا لٹریچر دکانوں میں اور ویسے تقسیم کے لئے بہت بڑی تعداد میں موجود ہے۔ تنزانیہ اور کینیا میں بھی اسی بات کی تبلیغ کی جاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے۔ یو۔ ایس امریکہ کی لائف منسٹری یا کیمپس کروسیڈ کی طرف سے ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب تک اس علاقے کے بہت سی عیسائی تنظیمیں بیرونی ممالک سے مدد حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کرتی رہیں گی۔ خاص طور پر مذہبی تربیت کے سلسلہ میں اور یہ مدد امریکہ، جرمنی اور دوسرے مغربی ممالک سے حاصل کی جائے گی۔ اس دست راست عیسائیت کو جس کے ذریعے انجیل لوگوں کو غلام بنا رہی ہے۔ صحیح طور پر سمجھنے کے لئے وقت درکار ہوگا۔ دراصل یہ ایک ایسی کوشش ہے جو انسانیت کو انصاف کے حصول کی کوششوں سے دور لے جاتی ہے۔ عام معصوم عیسائی لوگ اس کا مقابلہ ایک لمبے عرصے تک نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ انہوں نے ایک لمبے عرصے سے یہی کچھ سیکھا ہے کہ الٰہی کلام کے متعلق کوئی سوال نہ کیا جائے۔ خواہ اسکے اغراض و مقاصد کچھ ہی کیوں نہ ہوں

یہ ساری خبر جو فوکس میں چھپی ہے آل افریقہ پریس سروس کی ایک مفصل خبر کا خلاصہ ہے۔

میرج بیورو کا آغاز

میرج بیورو کا رواج تو معلوم نہیں کب شروع ہوا لیکن ایک تو ہماری میرج بیورو گذشتہ صدی میں شروع ہوا تھا۔ اور وہ ابھی تک اپنے کام میں معروف ہے۔ یہ جرمنی کی بات ہے۔ وہاں ایک شہر یوٹن (EUTIN) میں ایک بڑ کا درخت تھا جو اب بھی موجود ہے اور کہتے ہیں کہ ایک تاجر جو کسی اور شہر سے آتا تھا اور یوٹن میں سے گذرتا تھا۔ اس نے اسی درخت کے نیچے ایک لڑکی کو دیکھا اور اس سے تھوڑی بہت بات کی اور چلا گیا۔ لیکن وہاں سے چلے جانے کے بعد اسے خیال آیا کہ اس لڑکی سے پھر ملنا چاہیئے چنانچہ وہ واپسی پر اسی بڑ کے نیچے لڑکی سے پھر ملا اور اس کے بعد وہ ایک دوسرے کے لئے ملاقات کا وقت یوں مقرر کرتے تھے کہ ایک کاغذ پر چھوٹا سا نوٹ لکھ کر اس بڑ کے درخت کے تنے کے سوراخ میں رکھ دیتے تھے۔ اور اس طرح وہ گاہے گاہے ایک دوسرے سے ملتے رہے۔ آخر کار ان کی شادی ہو گئی اور یہ بات سارے شہر میں اور اس شہر کے اردگرد مشہور ہو گئی۔ تو یوں ایک دوسرے کو خط لکھ کر بڑے درخت کے تنے کے سوراخ میں رکھنے کے نتیجے میں ایک مسافر کی شادی ہو گئی لوگوں کو خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ اسی طرح وہ ایک دوسرے کو خط لکھیں چنانچہ لوگوں نے اس بڑ کے درخت کے تنے کے سوراخ میں خط رکھنے شروع کر دیئے اور آہستہ آہستہ اس طرح خط لکھنے والوں کی شادیاں بھی ہوتی چلی گئیں۔ یہ بات دور دور تک پھیل گئی۔ اور لوگوں نے اس کو ایک شادی بیورو کی طرح استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ وہاں پر ڈاک کا تانتا بندھ گیا۔ اور اس سوراخ میں مختلف جگہوں سے خط آنے لگے اور ان خطوں کے جواب بھی لوگوں کو ملنے شروع ہو گئے اور کہتے ہیں کہ آج بھی اس درخت کے ذریعے لوگ اپنی شادیوں کا انتظام کرتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ یہ توہم کی بات ہے یا رواج کی کیونکہ ان کا یہاں خط رکھنے سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ کسی توہم کے ماتحت ایسا کر کے اپنی شادی کو قریب تر کر رہے ہیں بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک جگہ مقرر ہو گئی ہے جہاں خط رکھ کر شادی کے سلسلے میں جواب حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ اس کی بنیاد توہم ہی سمجھتے ہوں۔

گند صاف کرنیکا انوکھا انتظام

آنکھیں کھلی رکھی جائیں اور ذہن باتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں تو دنیا نے مختلف علاقوں سے مختلف باتیں سیکھ کر اپنی زندگی کو اور اپنے معاشرے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ کینیڈا میں ایک خاص علاقے میں شہر کو پاک صاف رکھنے کے لئے ایک عجیب طریق استعمال ہونا شروع ہوا ہے۔ وہاں ایک جگہ پر ایک سوئمنگ پول ہے جسے اس لئے ڈھانپا ہوا ہے کہ وہاں نہانے والوں کو کسی طرف سے بھی سردی کی ہوا نہ لگے لیکن اس سوئمنگ پول میں نہانے کی فیس بڑی عجیب قسم کی ہے جو شخص اس میں نہانا چاہے وہ سڑکوں پر سے چار ایسی چیزیں جو وہاں گندگی کا باعث ہوں اٹھا کر لے آئے اور پول کے قریب ہی رکھے ہوئے ڈرم میں ڈالے تو اسے نہانے کی اجازت مل جاتی ہے۔ کتنی اچھی بات ہے یعنی لوگ نہانے کے شوق میں سڑکوں کو صاف کرنے کا انتظام کر لیتے ہیں۔ چار چیزیں اٹھانا مشکل بھی نہیں اور بوجھل بھی نہیں جاتے جاتے اگر انسان ایک چھوٹی سی پلاسٹک کی تھیلی ہاتھ میں رکھے تو کوئی سی چار چیزیں جو سڑکوں یا گلیوں میں گند کا باعث ہوں اٹھا کر اس پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال لے اور سوئمنگ پول کے احاطے میں داخل ہونے سے پہلے جو ڈسٹ بن وہاں رکھے ہوئے ہیں ان میں وہ ڈال دے۔ پہلے اس نے گند اٹھا کر نیکی کا کام کیا اب سوئمنگ پول میں نہا کر مزا بھی حاصل کیا جا سکتا ہے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ عالیہ کی والدہ محترمہ کو چند دن قبل گھٹنے پر چوٹ آ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ ڈاکٹرز نے چلنے پھرنے سے منع کیا ہوا ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حوالدار بشیر احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ، لاہور میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ ان کا جگر کام نہیں کر رہا۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ ـــــ :۔ عزیز فضل احمد گھمن ابن مکرم چوہدری لطیف احمد گھمن صاحب گلبرگ لاہور میڈیکل کی تعلیم میں کامیابی کی درخواست دعا کرتے ہیں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات حال محلہ ناصر آباد ربوہ بتاریخ ۸ جولائی بروز سوموار شام پونے پانچ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ ۹ جولائی دس بجے صبح احاطہ صدر انجمن میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔

موصوف بفضل تعالیٰ موصی تھے۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے دعا کروائی۔

○ میجر محمد اکبر خان آف ہوتی مردان مورخہ ۱۲ جون ۹۱ء کو اسلام آباد سے مردان آتے ہوئے صٹیاں کے قریب ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آ کر وفات پا گئے۔ آپ مکرم قاضی محمد عمر صاحب کے فرزند اور مکرم بشیر احمد رفیق صاحب، سابق امام بیت لنڈن کے ہم زلف تھے۔ آپ نے ایک سے زائد بار قید و بند کی قربانیاں پیش کیں۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

○ محترمہ خورشید سلمٰی صاحبہ اہلیہ محترم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۹۱ء بروز سوموار رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

اگلے روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور

ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی قبرستان نمبر ایک میں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

محترمہ موصوفہ نہایت ہی نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گذار، دعا گو، خوش اخلاق، مہمان نواز، ملنسار اور بہت صابر وشاکر اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ آپ نے اپنی اولاد میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم امیر احمد صاحب ارائیں کے چھوٹے بھائی عزیز منصور احمد ولد منیر احمد صاحب آف احمد نگر مورخہ ۱۴ جون ۹۱ء بروز جمعہ بعمر ۲۴ سال ٹرک کے حادثہ میں جام شورو سندھ کے قریب وفات پا گئے۔ جنازہ احمد نگر آنے پر مورخہ ۱۵ جون ۹۱ء بروز اتوار احمد نگر میں مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کے علاوہ ربوہ کے بہت سے دوستوں نے بھی شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان ربوہ میں تدفین ہوئی۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان دار القضاء

(اعزاز محمود خالد صاحب بابت ترکہ سید احتجاج علی زبیری صاحب)

مکرم سید احتجاج علی زبیری صاحب کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ترکہ دو پلاٹ $\frac{6-7}{54}$ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کئے جائیں:۔

۱۔ محترمہ فہمیدہ اختر صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترم افتخار محمود زبیری صاحب (پسر)
۳۔ " ایاز محمود زبیری صاحب (پسر)
۴۔ محترمہ فرحت ایاز صاحبہ (دختر)
۵۔ محترم اعزاز محمود خالد زبیری صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(زینب بی بی صاحبہ بابت ترکہ مظفر احمد صاحب خالد)

مکرم روشن دین صاحب کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کا ترکہ جو مکان نمبر $\frac{25}{18}$ دار الصدر شمالی ربوہ پر مشتمل ہے مندرجہ ذیل ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

۱۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب — پسر
۲۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب — " "
۳۔ مکرم فضل الدین صاحب — " "
۴۔ محترمہ سعیدہ بی بی صاحبہ — دختر
۵۔ مکرم مبشر احمد صاحب — پسر
۶۔ مکرم ناصر احمد صاحب — " "
۷۔ مکرم مظفر احمد صاحب — " "
۸۔ مکرم منور احمد صاحب — " "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں پیش کریں۔

ناظم دار القضاء ربوہ

شکریہ احباب

۳۰ جون کو نہر اپر جہلم میں ہیڈ رسول کے پاس جماعت احمدیہ ہزارہ کو جس حادثہ جانکاہ سے گزرنا پڑا اور ۹ احباب رحلت فرما گئے، اس موقع پر پوری جماعت نے جس طرح ہم سب کی ہمدردی و غمگساری کی۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کڑے لمحے میں ہماری ہمت و حوصلہ بڑھانے میں خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ، علماء و مربیان سلسلہ، اہالیان ربوہ و بیرون ربوہ۔ اعزاء اقرباء نے جو رول بھی ادا کیا وہ قابل احترام بھی ہے اور قابل ستائش بھی۔ اسی طرح ہم نظارت امور عامہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان و ضلع گجرات اور کارکنان دار الضیافت کے بھی ممنونِ احسان ہیں کہ انہوں نے ہماری تکالیف کا از خود ادراک کر کے ہمیں ہر سہولت بہم پہنچائی۔

ہم روزنامہ الفضل کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری ڈھارس بندھائی اور آخر میں ہم ضلع گجرات کی اُن جماعتوں بالخصوص جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین۔ محترم امیر صاحب ضلع گجرات و قائد صاحب ضلع گجرات۔ عزیز الحق رامہ صاحب نیز محترم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز کے لئے دعا گو ہیں جنہوں نے دن رات ایک کر کے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا کر لاشوں کی تلاش اور دیگر امور میں تندہی سے مدد کی۔ جو تا حال بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ الفاظ کا گورکھ دھندہ ان خدمات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔

ڈاکٹر رانا منور احمد ابن رانا کرامت اللہ خان
قائد ضلع ہزارہ

امید ہے کہ آپ اپنے بچوں کو حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پڑھنے کی تلقین کرتے ہونگے۔ خطبات کے خلاصے ان کو سنائیں تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۶۱ میں طیب احمد ولد محمد یو ابوبکر صاحب MANJESHWAR پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورنٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰/۷/۱۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۵۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طیب احمد MANJESHWAR ٹورنٹو کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ غلام احمد ظہور وصیت نمبر ۱۳۲۳۳ گواہ شد نمبر ۲۔ عزیز اللہ صدر جماعت احمدیہ ٹورنٹو۔

مسل نمبر ۲۸۰۶۲ میں محمد افضل ولد محمد اشرف قوم جٹ چیمہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/3/91 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر رحم کرتا رہے کا ایک اہم ارشاد
سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں کرے فرمایا:۔

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا.....

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں۔ جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں"۔

(الفضل مورخہ ۲؍ مئی ۱۹۹۱ء)

بقیہ: صٓ سے آگے

بقیہ: صٓ سے آگے

؍۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد افضل ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر محمد اسلم وصیت نمبر ۲۶۳۱۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا مقصود احمد علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUIN TOYOTA PARTS

47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD

KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم۔ اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۷۲۴۶۰۶

۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے آئینی اور قانونی ترامیم کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ۸ اراکین پارلیمنٹ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ جس نے فوری طور پر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس کمیٹی کے اجلاسوں میں سے ایک کی صدارت خود وزیر اعظم نے کی۔

○ ملک کے مختلف علاقوں میں اتوار ۱۴؍ جولائی کی دوپہر دو بجے کے قریب زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوگ خوفزدہ ہو کر کلمہ پڑھتے ہوئے گھروں سے نکل پڑے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے۔ جس میں انہوں نے نااہلی کے قوانین کو چیلنج کیا تھا۔

○ لاہور کے فیشن ایبل علاقے گلبرگ کی بڑی شاہراہ مین بلیوار ڈپر دن دہاڑے ڈاکوؤں نے بنک ویگن سے ۲۱ لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق علی نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو ملک دشمنی کے الزام میں کسی بھی وقت گرفتار ہو سکتی ہیں۔ لیکن صدر اس کی اجازت نہیں دے رہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ شکست خوردہ سیاستدانوں میں سے بعض کا فوجی افسروں سے رابطہ ہے۔ اور جب تک موجودہ چیف آف آرمی سٹاف ریٹائر نہیں ہو جاتے افواہوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔

○ مجوزہ آئینی ترامیم پر تبصرہ کرتے ہوئے ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ملک میں فاشزم کا نیا دور شروع ہونے والا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان کی طرف سے بلائی گئی آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس ۲۹؍ جولائی کو ہو گا۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کو کراچی میں جلوس نکالنے سے روک دیا گیا۔ دو مقامات پر پتھراؤ ایک مولوی اور ایک پولیس والا زخمی ۱۰۰؍ علماء اور طلباء ایک مسجد میں بند کر کے پولیس نے باہر ڈیرا لگا لیا۔ ۱۸۶؍ مظاہرین گرفتار کر لئے گئے۔

○ ایک بدنام ڈاکو جب حج کر کے واپس کراچی آیا تو اس کا زبردست استقبال کیا گیا۔ با اثر افراد نے خصوصی تقریبات منعقد کیں۔ اس کو مبارکبادیں دیں اور کئی لاکھ روپے کے نوٹوں کے ہار پہنائے گئے اندرون سندھ تعمیراتی اداروں کے مالکان نے ڈاکو کو ایک کروڑ روپے کا نذرانہ پیش کیا۔

غیر ملکی خبریں

○ سات بڑے صنعتی ملکوں کا اجلاس برطانیہ میں زبردست حفاظتی انتظامات میں شروع ہو گیا ہے۔ ان ممالک میں امریکہ، برطانیہ، فرانس جاپان، جرمنی، اٹلی اور کینیڈا شامل ہیں۔ اگرچہ روس اس گروپ آف سیون کا ممبر نہیں لیکن اسے اس میں شامل ہونے کے لئے خصوصی دعوت دی گئی ہے۔ مسٹر گورباچوف اس کانفرنس کے اراکین سے ملاقات کر کے روس کے لئے اقتصادی امداد کے حصول کی بات چیت کریں گے۔

○ سات ملکوں کی کانفرنس میں شامل ہونے سے قبل امریکہ کے صدر بش نے فرانس جا کر صدر متراں سے بات چیت کی اور روس کی فوری امداد کے موضوع پر بات چیت کی۔

○ امریکہ اور فرانس نے کہا ہے کہ عراق کے صدر صدام حسین اپنے ملک کی ایٹمی صلاحیت کے بارے میں غلط بیانی سے کام لے کر خفیہ طور پر اس پر عمل کر رہے ہیں۔

○ امریکہ نے عراق کو دوبارہ جنگ کی جو دھمکی دی ہے اس پر غور کرنے کے لئے عراق نے عرب لیگ کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ عراق میں موجود اقوام متحدہ کی ٹیم کے سربراہ نے کہا ہے کہ عراق نے یورینیم کو افزودہ بنانے کے بارے میں معلومات اب تک فراہم نہیں کیں۔

○ کرد لیڈر مسعود برزانی نے صدر صدام سے ملاقات کی اور کردستان کی خود مختاری کے بارے میں بات کی۔ دونوں لیڈروں نے اس ضمن میں بعض اختلافات کا ذکر کیا اور بات چیت جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔

○ اسرائیل نے مقبوضہ عرب علاقوں میں تحریک مزاحمت "انتفادہ" کو ناکام بنانے کے لئے ایک سو فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد گرفتاری کی یہ سب سے بڑی کارروائی ہے۔

○ ایک امریکی ماہر نے اپنے ملک میں موجود پرانے ایٹمی ری ایکٹروں کو بند کر دینے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ ری ایکٹر کسی بھی وقت حادثے کا سبب بن سکتے ہیں۔

○ یوگوسلاویہ میں کروشیا کے علاقے میں پولیس اور سرب باشندوں کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔